سوال

(119)جمعہ کی دوسری اذان کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمعہ کے دن جب خطیب منبر پر بیٹھتا ہے تو اس وقت دوسری اذان دی جاتی ہے، کیا اس اذان کا جواب دینا ضروری ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کے دن جب خطیب خطبہ دصلی اللہ علیہ وسلمینے کےلیے منبر پر بیٹھتا ہے، اس وقت جو اذان دی جاتی ہے وہی اصل اذان ہے۔ چنانچہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام خطبے کےلیے منبر پر بیٹھتا تھا۔'' [1]

واضح رہے کہ اقامت کو اذان کا درجہ دے کر اس اذان کو پہلی اذان کہا گیا ہے، ہمارے ہاں جو پہلی اذان ہے یہ اصل نہیں بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ہنگامی ضرورت کے پیش نظر مسجد سے باہر بازار میں ایک اونچے مقام پر اس اذان کا اہتمام کیا تھا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو انھوں نے مقام زوراء پر ایک تیسری اذان دلوانے کا اہتمام کر دیا۔ [2]

بہر حال جب خطیب، خطبہ کےلیے منبر پر بیٹھتا ہے تو اس وقت جو اذان دی جاتی ہے اس کا جواب دینا ضروری ہے جیسا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ خطبہ دینے کےلیے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور مؤذن نے اذان شروع کی تو انھوں نے اس اذان کا جواب دیا اور فرمایا کہ میں نے اس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اذان کا جواب دیتے ہوئے سنا ہے۔ [3]اذان کا جواب دینا ضروری ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔ [4]

اس جواب دینے کی فضیلت یہ ہے کہ دل کی گہرائی سے جواب دینے کی صورت میں انسان جنت میں جانے کا حق دار ہو جاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص اذان کا جواب دے حتیٰ کہ اللہ اکبر سے لا الٰہ الا اللہ تک دل کی گہرائی سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ [5]

درج بالا احادیث کی روشنی میں بلا خوف وتردید کہا جا سکتا ہے کہ جمعہ کے دن جب خطیب خطبہ دینے کےلیے منبر پر بیٹھتا ہے، اس وقت جو اذان دی جاتی ہے اس کا جواب دوسری اذانوں کی طرح ضرور دینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

[1]بخاری، الجمعۃ: ۹۱۳۔

[2]بخاری، الجمعۃ: ۹۱۳۔

[3]بخاری، الجمعۃ: ۹۱۴۔

[4]بخاری، الاذان: ٦١١۔

[5]مسلم، الصلوۃ: ۸۵۰۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:142

محدث فتویٰ